فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۵۲/۱۷ ۹ امان ۱۳۴۲ ہش ۱۲ شوال ۱۳۸۲ھ ۹ مارچ ۱۹۶۳ء نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۸ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ایجنڈا مجلس مشاورت

تمام جماعتوں کو اس سال کی مجلس مشاورت کا ایجنڈا آج مورخہ ۸ مارچ ۱۹۶۳ء کی ڈاک میں بھجوا دیا گیا ہے ۔ جس جماعت کو ایجنڈا نہ ملے وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ بھجوا دیا جائے ۔

(سیکرٹری مشاورت)

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں

وقف جدید کے وعدہ جات کی رفتار ابھی تک تسلی بخش نہیں ۔ بالخصوص بہت سی دیہاتی جماعتیں پیچھے رہی جا رہی ہیں ۔ وقت کی قیمت کو پہچانتے ہوئے جلدی کیجئے ۔ نیک کاموں میں دیر بہت سی سعادتوں سے محرومی کا موجب بن جاتی ہے ۔ ناظم مال وقف جدید

ربوہ کا موسم

ربوہ ۸ مارچ ۔ کل شام سے ہی بیکا یک مطلع ابر آلود ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ۔ آج علی الصبح معمولی سا چھینٹا بھی پڑا ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے کہ خدا تعالےٰ پر پورا بھروسہ اور اعتماد نہ کیا جائے

اس زمانہ میں یہ شرک مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور بہت بڑھتا جاتا ہے

"شرک کی کئی قسم ہیں ۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو، عیسائی، یہود اور دوسرے بُت پرست لوگ گرفتار ہیں ۔ جس میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے ۔ اگرچہ یہ شرک ابھی تک دنیا میں موجود ہے لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں ۔ یہ جُدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بے ہودگیوں کا اقرار کریں لیکن دراصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا ۔

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالےٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے ۔ اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بیحرمتی کرنا اور خدا تعالےٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے ۔ کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایت اسباب نہ کی جاوے ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالےٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بیکار چھوڑ دینا خدا تعالےٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے ۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے ۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

امیر صوبہ مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ

مشرقی پاکستان کی مجلس شوریٰ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ارشاد مندرجہ الفضل ۱۱ فروری ۳۲ء یاددہانی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے حضور نے فرمایا :

"چونکہ صوبہ کے کام کے لئے وہ صرف اپنے ہی صدر مقام کے احباب کے مشورہ پر انحصار نہیں کر سکتے اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ امیر صوبہ کی ایک مجلس شوریٰ ہو جس میں صوبہ کے تمام مقامی امراء شامل ہوں اور علاوہ اس کے مبلغین سلسلہ بھی اس کے ممبر ہوں ۔ علاوہ ان کے اگر کسی شخص کو خاص طور پر مرکز کی طرف سے اس غرض سے چُنا جائے یا صوبہ کی انجمن اپنے سالانہ اجتماع میں بعض لوگوں کو خاص طور پر اس کام کے لئے تجویز کرے تو ان لوگوں کو بھی مجلس کا ممبر سمجھا جائے ۔ بہر حال ان علاوہ امراء اور مبلغین کے چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب اور پروفیسر عبدالقادر صاحب کو اس مجلس کا ممبر مقرر کرتا ہوں ۔"

ایک مخلص سوئس دوست کی وفات

— مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مقیم زیورک —

احباب کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوگا کہ ہمارے ایک نہایت مخلص دوست مسٹر مبارک احمد فرائی ۵ جنوری ۱۹۶۳ء کو اچانک زیورک میں وفات پا گئے ۔ یہ سوئٹزرلینڈ میں سب سے پہلے احمدی مسلمان تھے ۔ باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والے تھے ۔ تحریک جدید کے چندہ میں بھی حصہ لیتے تھے تبلیغ کا شوق رکھتے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی یورپ میں تشریف آوری کے موقعہ پر آپ متعدد مواقع پر حضور کے ساتھ رہے ۔ احباب اس بھائی کی مغفرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر مارچ ۶۳ء

غلافِ کعبہ کی نمائش

یہ امر واقعی اہلِ پاکستان کے لئے باعثِ افتخار ہے کہ پاکستان میں غلافِ کعبہ کو تیار کیا گیا ہے۔ اور ہم اس کے متعلق جتنا بھی مسرت کا اظہار کریں بجا ہے۔ تاہم بطور ایک توحید پرست قوم کے ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے افتخار اور اپنی مسرت کا اظہار کسی ایسے طریقے سے نہ کریں کہ جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو اور بجائے اس کے کہ جو ثواب ہم کو اس کی تیاری کے لئے حاصل ہوتا ہے الٹا گنہگاری کا باعث بن جائے اور ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بدبخت اور مشرک تصوّر کئے جائیں۔

چنانچہ ہم نے اپنے ایک گذشتہ اداریہ میں واضح کیا تھا کہ غلافِ کعبہ کی پاکستان میں تیاری کے تعلق میں مودودی صاحب اپنی سستی شہرت کے حصول کے لئے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے لاہور میں تیار ہونے والے غلافِ کعبہ کو اپنے مفاد کے لئے نعوذ باللہ ایک بت کی حیثیت دینے کی مکروہ کوشش جاری کی ہوئی ہے۔ آپ نے عوام کے جذبات سے وہی کام لینا چاہا ہے جو ہندوؤں اور دوسری بت پرست اقوام کے پروہت اور مہنت بتوں کی نمائش اور جلوسوں کی صورت میں لیتے ہیں۔ ذیل کی خبر سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے:-

"اجلاس میں مزید طے پایا کہ سترہ مارچ سے حضوری باغ میں غلافِ کعبہ کی نمائش کی جائے یہ نمائش آٹھ دن جاری رہے گی پہلے چار دن خواتین کے لئے اور آخر چار دن مردوں کے لئے مخصوص ہوں گے ۲۴ر مارچ کو باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک جلسہ عام بھی ہوگا جس میں غلاف کعبہ کی عظمت غلاف کعبہ کی تاریخ اور دوسرے متعلقہ امور پر روشنی ڈالی جائے گی۔ بتایا گیا ہے کہ اس جلسہ کی صدارت کے لئے صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں سے استدعا کی جائے گی۔ علاوہ ازیں ۱۵ر مارچ کو ڈپٹی کمشنر لاہور کی قیام گاہ پر اخباری نمائندوں کی میٹنگ ہوگی جس سے مولانا مودودی خطاب کریں گے جلسہ میں غلاف شریف کی روانگی کے پروگرام پر روشنی ڈالی جائے گی۔ بتایا گیا ہے کہ پچیس مارچ کو غلاف شریف کی روانگی کے سلسلہ میں ہوائی اڈے پر ایک الوداعی تقریب ہوگی جس میں مقامی شہریوں کے علاوہ پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر بھی شرکت کریں گے۔"

(نوائے وقت ۶/۳/۶۳ صفحہ اوّل)

اسلام نے ایسی تمام بت پرستانہ باتوں کا علی الاعلان اور پرزور طریق سے قلع قمع کیا ہے کہ اب خود بت پرست اقوام بھی ایسے جشنوں سے احتراز کرنے لگی ہیں مگر برا ہو سیاست کا کہ وہ مولوی صاحب جو یہاں اسلامی نظام کے قیام کی دہائی دیتے ہوئے نہیں تھکتے خود ایک بدعت کے اجرا میں لیڈرانہ حصہ لے رہے ہیں۔ جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہے کل بدعۃ ضلالۃ۔

قرآن مجید میں واضح طور پر آیا ہے کہ

اجعلتم سقایۃ الحاج و
عمارۃ المسجد الحرام کمن
اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر
وجاھد فی سبیل اللّٰہ
لایستوٗن عند اللّٰہ واللّٰہ
لایھدی القوم الظّٰلمین
(توبہ ع۹)

یعنی کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد الحرام کی آبادکاری کو اس شخص کی مانند سمجھ لیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان لاتا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کی رہنمائی نہیں کرتا۔

اب دیکھئے حاجیوں کو پانی پلانا اور کعبہ کو آباد کرنا غلاف کعبہ کے تیار کرنے سے کہیں بدرجہا زیادہ مستحسن کام ہیں لیکن ایمان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی قیمت نہیں۔ اب جو لوگ غلاف کعبہ کی نمائش کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اور اس کو نعوذ باللہ ایک بت بنا کر پیش کر رہے ہیں ان کو سوچنا چاہئیے کہ وہ اسلام کے بنیادی مسئلہ توحید کو کتنا نقصان پہنچا رہے ہیں اور لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیمات سے کتنا دور کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان عوام اور حکام مودودی صاحب کی اس جسارت میں انکی امداد کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضی نہیں خریدیں گے شرک ایک ایسا گناہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا +

"مودودی اور جمہوریت"

"پاکستان ٹائمز" مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۶۳ء میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جو ادارتی مقالہ شائع ہوا ہے اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:-

سیاسی قوالوں کا ایک رنگا رنگ طائفہ اتوار کے دن لاہور میں محفل آرا ہوا اور اسنے جمہوریت کی تعریف کے گیت اونچے سروں میں گائے۔ یہ ایک بڑا عجیب کھیل تھا اسلئے نہیں کہ جمہوریت درآنحالیکہ اس میں قومی حالات کو ملحوظ رکھا جائے کوئی بُری شئے ہے بلکہ اسلئے کہ ان نغمہ پردازوں کے رہبر مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی تھے جو جماعتِ اسلامی کے پاپائے اعظم ہیں۔

کسی فرد و بشر سے یہ بات چھپی ہوئی نہیں ہے کہ جماعت اسلامی کے تمام نظریے آمریت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اُس جماعت کی ساری تاریخ غیر جمہوری افعال سے لبریز ہے۔

کیا جمہوریت کے خود ساختہ میر میراں مسٹر مودودی وہی نہیں جنہوں نے اسلامی دنیا کی موجودہ صدی کی سب سے بڑی جمہوری تحریک یعنی قیام پاکستان کی تحریک کے خلاف پورا زور لگایا۔ یہ انوکھا جمہوری جذبہ تھا کہ مودودی صاحب ایک ہمہ گیر تحریک کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔ یعنی ایک طرف تو مودودی صاحب تھے اور دوسری طرف دس کروڑ جمہور۔

پھر کیا یہ مسٹر مودودی ہی نہ تھے جنہوں نے ایک دوسری جمہوری تحریک یعنی کشمیر کو آزاد کرانے کی تحریک کے خلاف عداوت اور استہزاء کا مظاہرہ کیا۔

بے شک اب مودودی صاحب جمہوریت کے متعلق چکنی چپڑی باتیں کر لیں مگر مذکورہ بالا واقعات ہماری تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں اور ہم انہیں فراموش نہیں کر سکتے۔

ان تمام امور سے قطع نظر کس کو معلوم نہیں کہ ازمنہ وسطیٰ کا وہ سیاسی فلسفہ جس کی مودودی جماعت دلدادہ ہے اگر بروئے کار آ جائے تو اس ملک کو بدترین آمریت کے شکنجے میں کسنے پر منتج ہوگا ستم بالائے ستم یہ کہ یہ سب کچھ اسلام کے حسین نام پر کیا جائے گا۔

حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے جو اپنی رواداری اور ترقی پسندی کی روح کے لحاظ سے تمام مذاہب میں ممتاز ہے۔

مسٹر مودودی نے اتوار کے دن جو تقریر کی اس میں چالاکی سے یہ اشارہ بھی کیا کہ جو خونی انقلابات وقتاً بعد وقتٍ اسلامی دنیا میں برپا ہو رہے ہیں اس ملک کو بھی گھیر سکتے ہیں لیکن یہ انقلابات اسی وقت قرین قیاس ہو سکتے ہیں جب بالفرض مودودی صاحب کی جماعت پاکستان میں برسر اقتدار ہو لیکن اس وقت اس ملک کے حالات کا مقابلہ عراق اور ٹرکی سے کرنا ایک قابل نفرین شرارت ہے۔ اگر مودودی صاحب کی اس بات میں شمہ بھر بھی سچائی ہوتی تو مودودی صاحب اتوار کے اجلاس میں اپنا وحشیانہ خطبہ نہ دے سکتے۔

اعلان نکاح

۳ر مارچ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے محترمہ صالحہ صاحبہ (بی۔ اے) بنت مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب (انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ) کا نکاح تین ہزار روپیہ مہر پر مسٹر محمد ہادی بی اے۔ بی ایڈ اسسٹنٹ ماسٹر لارنس کالج گھوڑا گلی مری، والد چوہدری محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر سے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے نیک اور شیریں ثمرات پیدا فرمائے۔

خطوط لکھنے والے احباب کی اطلاع کیلئے

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مطلع فرماتے ہیں کہ احباب جماعت کی طرف سے دعا کے لئے بکثرت خطوط موصول ہوتے ہیں۔ آپ ان سب کے لئے التزام سے دعا کرتے ہیں لیکن پیرانہ سالی اور علالت کی وجہ سے فرداً فرداً سب کے خطوط کا جواب دینا آپ کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اِس لئے خطوط لکھنے والے جملہ احباب مطلع رہیں کہ خط موصول ہونے پر دعا ضرور کی جاتی ہے گو بذریعہ خط دعا کے متعلق اطلاع دینا اب ممکن نہیں ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

احمدیہ مشن ہاؤس میں مختلف رنگوں اور نسلوں کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے، ایل ایل۔بی مبلغ سوئٹزرلینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

زیورک میں عید الفطر مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۳ء کو منائی گئی۔ چونکہ یہاں پر ہلال عید الفطر کے نظر آنے کا چنداں امکان نہیں ہوتا۔ اس لئے مقامی رصدگاہ کے حساب کے مطابق قبل از وقت عید کی تاریخ کی تعیین کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ رمضان کے آغاز سے قبل جب سحری و افطار کے اوقات کے اوقات کا چارٹ تیار کر کے بھجوا دیا گیا، تو عید کے پروگرام سے بھی اطلاع دے دی گئی۔ یہ چارٹ مقامی احباب جماعت کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی بھجوایا گیا۔ عید سے دس روز قبل عید کے مطبوعہ دعوت نامے بھجوائے گئے۔

۲۶ فروری کو ساڑھے دس بجے صبح نماز عید کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ احباب نصف پون گھنٹہ قبل ہی آنے شروع ہو گئے۔ سب سے پہلے ہمارے مخلص دوست جناب عمر خلیوی بازل سے تشریف لائے۔ یہ قصبہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر واقع ہے۔ ان کے بعد آہستہ آہستہ احباب آتے چلے گئے۔ یہ احباب مختلف ممالک کے تھے۔ ترکی، شام، اردن، لبنان، سوڈان، ایران، پاکستان، ہندوستان، یورپین، ایشیائی، افریقی، سفید فام، گندم گوں، سیاہ، بلانڈ Blonde اور گھنگریالے بالوں والے بھی اس تقریب سعید پر بین الاقوامی اسلامی اخوت کا عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد یونیورسٹی کے طلبہ کی تھی۔ اکثر زیورک کے تھے۔ لیکن بعض خاصہ لمبا سفر کر کے اس غرض کے لئے آئے تھے۔ فیکٹریوں میں کام کرنے والے نوجوانوں کی بھی ایک تعداد موجود تھی جنہیں تعطیل حاصل کرنے کے لئے خاص اہتمام کرنا پڑا تھا۔

خاکسار سوئٹزرلینڈ کی گرانی کے پیش نظر جس مکان میں رہتا ہے۔ وہ زیادہ بڑا نہیں تین رہائشی کمروں پر مشتمل ہے۔ تینوں کمروں میں نمازیوں کے لئے جگہ بنا دی گئی۔ دو میں مردوں اور تیسرے میں مستورات کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے اتنے مہمان تشریف لائے کہ کمروں میں گنجائش نہ رہی [illegible] جوتوں

. . . . تہم اور جگہ مہیا کرنی ضروری تھی۔ کاریڈور میں سے جوتے اٹھا کر کچن میں رکھ دیئے۔ اور مزید نمازیوں کے لئے انتظام ہو گیا۔ ایسے احباب حیران تھے کہ اتنے مہمان کہاں سے آ رہے ہیں لیکن ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وسع مکانک پورا ہونے کا ایمان افروز منظر دیکھ کر لطف اٹھا رہے تھے۔ مہمانوں نے بھی اپنی خندہ پیشانی کو قائم رکھا ہر ایک کی خواہش تھی کہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ گنجائش نکالی جا سکے۔

خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور تمام حاضرین تک آواز پہنچانے کے لئے کاریڈور میں کھڑے ہو کر جرمنی زبان میں جو اس علاقہ کی زبان ہے خطبہ دیا۔ جس میں بتایا کہ یہ دن گو ہمارے لئے مسرت و شادمانی کا دن ہے لیکن ساتھ ہی محاسبۂ نفس کا بھی دن ہے کہ ہم نے رمضان کے فیوض و برکات سے کس حد تک فائدہ اٹھایا اور اپنے اندر کس قدر روحانی تبدیلی پیدا کی۔ اپنے خطبہ میں میں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف کشتی نوح میں سے تعلیم کے ایک طویل اقتباس کا جرمنی ترجمہ بھی سنایا۔ خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور پھر احباب کے مصافحوں اور ایک دوسرے کو عید مبارک دینے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس تقریب کے دعوت ناموں میں مہمانوں سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ نماز کے بعد اکل و شرب میں شریک ہوں۔ اس پروگرام کا انتظام خاکسار کی اہلیہ کے ذمے تھا جو کئی دنوں سے اس کے اہتمام میں مصروف تھیں انہوں نے اس کام میں امداد کے لئے برن کی ایک خاتون کو دعوت دی ہوئی تھی وہ چوبیس کی صبح کو ہی پہنچ گئی تھیں اور انہوں نے اہلیہ صاحبہ کے ساتھ بڑی ہمت کے ساتھ کام کیا اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت ڈالی اور مہمانوں کی اس کثیر تعداد کے باوجود کسی چیز کی بھی کمی محسوس نہ ہوئی۔ مہمانوں تک کھانا پہنچانے اور تقسیم کرنے کے کام کو خواتین اور نوجوانوں میں سے ایک جماعت نے نہایت عمدگی سے نبھایا۔

احباب و خواتین اس بین الاقوامی اسلامی اجتماع پر بہت خوش تھے کئی ایک نے بے ساختہ اپنے جذبات تشکر و مسرت کا اظہار کیا۔ یہ سوال بھی بار بار پوچھا جاتا تھا کہ مسجد کب مکمل ہو گی تا اطمینان سے اس میں سارے نمازی یکجا سما سکیں۔ اللہ کے فضل سے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے بنیاد رکھنے کے بعد ہماری پریس میں کثرت سے ذکر کے باعث بہت شہرت پا چکی ہے اور اب مینار کی تکمیل پر جو متعصب عیسائیوں کو شروع سے ہی بڑا کھٹکتا ہے۔ پریس میں اور شہرت ہوئی۔ قریباً ڈیڑھ درجن اخبارات نے فوٹو شائع کئے یا تبصرے کئے سوئٹزرلینڈ کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار TABESANZEIBER نے مینار کا فوٹو دو بار شائع کیا۔ اور دوسری بار خاص درخواست کر کے مسجد کے ساتھ ہی میرا بھی فوٹو لیا اور بہت نمایاں طور پر شائع کیا۔

عید کے دعوت نامے گو نسبتاً وسیع حلقہ میں بھجوائے گئے تھے۔ لیکن کئی احباب کا مشن میں پتہ موجود نہ تھا وہ خود بخود مسجد اور مشن کی شہرت سے یا دیگر احباب سے سن کر بغیر دعوت کے تشریف لائے اور واقعی عید کے لئے مسلمان کے واسطے دعوت ضروری بھی نہیں۔ اکثر احباب کے رخصت ہونے پر بعض احباب چائے کے لئے ٹھہر گئے اور بعض تو تقریباً ۵ بجے شام تک یہاں رہے اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ مختلف سوالات کے جو غیر مسلموں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں کے جوابات دریافت فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کو توفیق بخشی کہ اس ملک میں مشن قائم فرما دیں اور پھر مسجد کی تعمیر کے حکم صادر فرما دیں اس تقریب پر مہمانوں کی اس کثرت سے آمد سے ظاہر ہے کہ مسجد و سیع تر مشن ہاؤس کے سوا اب چارہ نہیں۔

یہ امر بھی موجب مسرت ہے کہ مختلف ممالک کے مسلمانوں اور احباب جماعت کے علاوہ اس تقریب سعید پر بعض ایسے سوئس بھی شریک ہوئے جو اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ اس ملک کو جلد اسلام کی آغوش میں لے آئے اور یہ محنتی اور جفاکش سوئس قوم جس طرح دن رات دنیا کے لئے کوشاں ہے اسی طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے شاندار قربانیاں اور اس کو پھیلانے اور قائم کرنے کے لئے قرآن کریم کے ساتھ جہاد کبیر کرنے والی ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب طور پر بیش از بیش خدمات دین بجا لانے کی توفیق بخشے اور ہمارا انجام بخیر ہو آمین۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقتِ نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

(قسط نمبر ۹)

میں نے اپنی تقریر "حقیقت نبوت" میں نبیوں کی تینوں اقسام تشریعی نبی، غیر تشریعی مستقل نبی، اور امتی نبی کے درمیان نبوت کی جو حقیقت مشترکہ تھی بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" کے فٹ نوٹ کی روشنی میں بتایا تھا کہ حقیقت مشترکہ ذاتیہ نبوت کی صرف اظہار علی الغیب کا مرتبہ یعنی امورِ غیبیہ کی ایسی کثرت ہے کہ خدا تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے نبی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ نبی ہونے کے لئے حقیقتِ ذاتیہ صرف یہی امر ہے کہ اظہار علی الغیب کا مرتبہ علی وجہ الکمال حاصل ہو۔ مختلف انبیاء میں جو حقائق اس کے علاوہ پائے گئے ہیں مثلاً صاحبِ شریعت ہونا یا مستقل ہونا۔ در اصل یہ حقائق عرضیہ ہیں نہ کہ حقائق ذاتیہ۔ مثلاً شریعت کو اگر نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ قرار دیا جائے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں غیر تشریعی انبیاء نبی نہیں کہلا سکیں گے۔ حالانکہ وہ عند اللہ نبی ہوتے ہیں خواہ ان پر کوئی امر و نہی شریعت کا نازل نہ ہوا ہو۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی روشنی میں غیر امتی ہونا نبوتِ مستقلہ کے لئے شرط ہے اسے نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" کے فٹ نوٹ میں فرماتے ہیں:-

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے یہ وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی اور رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہِ راست بند ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز، ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

اس عبارت میں نبوتوں اور پیشگوئیوں سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریح کے مطابق اظہار علی الغیب کا وہ مرتبہ ہے جو آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ اس مرتبہ کے پانے کی وجہ سے ہی جیسے نبوتوں اور پیشگوئیوں کا پانا قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کے مطابق انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لہٰذا یہی امر نبوت کی حقیقت ذاتیہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ باقی امور جو کسی نبی میں پائے گئے اور کسی میں نہیں وہ ان کی خصوصیات ہوں گی جو حقائق عرضیہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جناب مصری صاحب کے لئے اس حوالہ کو اپنے مقصد کے مطابق بنانا بہت مشکل ثابت ہوا ہے لیکن بہر حال انہوں نے اسے اپنے مطلب کے مطابق ڈھالنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ فاضل مصری صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"جناب قاضی صاحب اور علمائے ربوہ کے استدلال کی بنیاد حضرت اقدسؑ کے یہ الفاظ ہیں:-

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔"

استدلال یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام چونکہ نبوتوں اور پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی کہلاتے رہے ہیں اسلئے ہر وہ شخص جس کو خدا کی طرف سے پیشگوئیاں ملیں وہ نبی کہلائے گا۔ گویا استدلال کا زور نبی کہلاتے رہنے پر ہے۔"

فاضل مصری صاحب میرے استدلال کے جواب میں اول تو نبوتوں کو پیشگوئیوں کے معنی میں لیتے ہیں جو مجھے پہلے سے مسلّم ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں:-

"اگر جناب قاضی صاحب موصوف "اشتہار ایک غلطی کا ازالہ" کو ہی غور سے مطالعہ کر لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ نبوت کے یہ معنی حضور صرف لغت کی رو سے کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا "اور یہ بھی یاد رہے کہ نبی کے معنی لغت کی رو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔"

مصری صاحب آگے لکھتے ہیں:-

"اسی طرح رسول کے معنی لغت کی رو سے بھیجا ہوا کے کرتے ہیں جیسا کہ الفاظ اسی طرح جو خدا کی طرف سے بھیجا جائے اسی کو ہم رسول کہیں گے۔"

(پیغام صلح ۷ رنومبر ۱۹۶۲ء)

جناب مصری صاحب موصوف نے اسی سلسلہ میں چشمہ معرفت صفحہ ۱ کا ذیل کا ادھورا حوالہ بھی پیش فرمایا ہے:-

"اسلام کلام الٰہی کی صفت کو کبھی معطل نہیں کرتا اور اسلام کی رو سے جیسا کہ پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں سے مکالمہ مخاطبہ کرتا تھا اب بھی کرتا ہے اور ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع ہے اور وہ یہ کہ ہم خدا کے کلمات کو جو نبوت یا پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں الخ۔"

اس کے بعد کی عبارت میں جو مصری صاحب نے چھوڑ دی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکالمات الٰہیہ کو جو بکثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہوں نبوت اور اس کے حامل کا نام نبی قرار دیا ہے۔ یہاں تک مصری صاحب کا جو جواب ہے اس میں وہ ہمیں یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کے زیر بحث حوالہ میں جو یہ مذکور ہے:-

"پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔"

اس عبارت میں نبوتوں سے مراد پیشگوئیاں ہیں اور اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں پیشگوئیوں کو لغوی نبوت ہی قرار دیا گیا ہے۔

جناب مصری صاحب کا یہ بیان مجھے مسلّم ہے بلکہ ان کی یہ بات ان کے بیان کرنے سے پہلے بھی مجھے مسلّم تھی لیکن ان کے اس بیان سے ہمیں ایک زائد فائدہ یہ ہوا ہے کہ انہوں نے نبوتوں کے معنی لغوی نبوت قرار دے کر ہماری بحث کی منزل کو زیادہ آسان بنا دیا ہے کیونکہ اب میرے لئے انہیں اپنی بات سمجھانے میں زیادہ آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

الجواب میرا جواب انہیں یہ ہے کہ بے شک نبوتوں سے مراد پیشگوئیاں ہیں اور پیشگوئیوں کا معتد بہ حصہ لغوی نبوت ہے مگر لغوی نبوت کے متعلق ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں لکھا ہے:-

"جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں بالضرور اُس پر مطابق آیت لا یظھر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔"

پس لغوی نبی کو ہی اس بیان کے مطابق قرآن مجید نے بھی نبی قرار دیا ہے۔ کیونکہ لغت کے لحاظ سے جو نبی ہو اس کے لئے بھی کثرت سے امورِ غیبیہ پر اطلاع پانا شرط ہے ملاحظہ ہو آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء۔ اور آیت لا یظھر علیٰ غیبہ میں بھی امورِ غیبیہ کے پانے میں نبی کے لئے کثرت اور صفائی شرط ہے چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر یہ آیت درج کرنے کے بعد اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ لکھتے ہیں:-

"یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اُس کا برگزیدہ رسول ہو۔"

پس نبی کے لئے اس آیت کی رو سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ میں کثرت اور صفائی ملحوظ ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ لغت عربی جسے نبوت قرار دیتی ہے اسے ہی قرآن مجید بھی نبوت اور رسالت قرار دیتا ہے۔ "چشمہ معرفت" صفحہ ۳۲۵ میں اسی کو حضرت مسیح موعودؑ خدا کی اصطلاح میں نبوت اور "الوصیت" میں باتفاق انبیاء نبوت قرار دیتے ہیں۔ پس جب لغوی نبوت ہی از روئے قرآن بھی نبوت ہوئی۔ خدا کی اصطلاح میں بھی نبوت ہوئی اور باتفاق انبیاء بھی نبوت ہوئی۔ تو صاف ظاہر ہے کہ اشتہار ایک غلطی کے ازالہ میں ایسی نبوتوں اور پیشگوئیوں کے رو سے ہی تمام انبیاء علیہم السلام کا نبی کہلانا بیان فرمایا ہے۔ جو لغوی نبوت بھی ہے جو قرآن مجید کے رو سے اور خدا کی اصطلاح میں اور باتفاق انبیاء بھی نبوت ہے۔ پس یہی نبوتیں اور پیشگوئیاں تمام انبیاء میں قدرِ مشترک، نبوتِ مطلقہ یا نبوت کی حقیقت ذاتیہ ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ اور باقی امور جو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی میں پائے جاتے رہے ہیں اور کسی میں نہیں مثلاً نئی شریعت کا لانا جو تشریعی نبیوں میں پایا جاتا رہا ہے یا پہلی شریعت کے تابع ہونا جو غیر تشریعی انبیاء میں پایا جاتا تھا،

یہ امور نبوت کی حقیقت ذاتیہ نہیں بلکہ حقیقت عرضیہ ہیں۔ اسی طرح اس قدر مشترک کو دیکھتے ہوئے امتی ہونا یا غیر امتی ہونا بھی نبوت کے لئے حقائق ذاتیہ نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی قدر مشترک کے لئے جسے حسب منطوق آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول آپ نے مصفیٰ غیب قرار دیا ہے نبی ہونا ضروری قرار دیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ وہ نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے نیز اسی مصفیٰ غیب کا براہ راست پانا منقطع قرار دے کر گویا یہ بتا دیا ہے کہ لغوی نبوت ہی جسے قرآن مجید بھی نبوت قرار دیتا ہے جس کی رو سے تمام انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ براہ راست ملا کرتی تھی مگر اب اس کا براہ راست ملنا منقطع ہے۔ پس لغوی نبوت کا براہ راست ملنا ہی نبوت مستقلہ ہے۔ اسی موہبت کے لئے محض بروزظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا قرار دیا گیا ہے۔

پس جنس نبوت۔ نفس نبوت۔ نبوت مطلقہ۔ تینوں میں قدر مشترک لغوی نبوت ہی ہے۔ جسے قرآن مجید میں بھی نبوت قرار دیا گیا ہے۔ اور جو خدا کی اصطلاح میں بھی نبوت ہے اور جو انبیاء کے اتفاق سے بھی نبوت ہے۔ پس از روئے لغت و قرآن و اصطلاح خدا و باتفاق انبیاء نبوت کی حقیقت ذاتیہ یہی مصفیٰ غیب ہوا جسے مصری صاحب کے استدلال کے مطابق لغوی نبوت کہا جاتا ہے جس کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے ہیں۔ لہذا جب کوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے لغوی نبوت کو کامل طور پر پانے کا دعویدار ہو تو وہ نفس نبوت کے لحاظ سے انبیاء علیہم السلام کے زمرہ کا فرد ہوگا نہ کہ غیر نبی۔ خواہ وہ امتی نبی ہو یا مستقل نبی۔ کیونکہ وہ قرآن مجید کی رو سے بھی نبی ہے۔ خدا کی اصطلاح میں بھی نبی ہے اور باتفاق انبیاء بھی نبی ہے پس اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں یا اس کے بعد آپ کا لغت کی رو سے اپنے تئیں نبی کہنا انہی معنوں میں ہے کہ آپ نبوت کی حقیقت ذاتیہ کے حامل ہیں۔ اور قرآن مجید اور خدا کی اصطلاح کی رو سے بھی اور باتفاق انبیاءؑ بھی نبی ہیں اور نبوت مطلقہ کے لحاظ سے جو تمام اقسام نبوت کی جنس ہے آپ زمرۂ انبیاء کے فرد ہیں۔ ورنہ آپ تشریعی انبیاء اور مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد نہیں۔

نقطۂ اتحاد جناب مصری صاحب کے مدنظر یہ ہے کہ احمدیوں کے دونو فریق میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں انہوں نے نقطۂ اتحاد یہ قرار دیا ہے کہ دونو فریق حضرت مسیح کو کامل ظلی نبی مان کر نبی کے نام سے مخصوص قرار دیں۔ لیکن انہیں زمرۂ انبیاء میں داخل نہ سمجھا جائے بلکہ ولایت کے انتہائی نقطہ پر پہنچا ہوا سمجھا جائے۔ جس نقطہ پر ان کے نزدیک مسیح موعود سے پہلے کوئی محدث اور مجدد نہیں پہنچا جو کہ ان کے نزدیک ولایت عظمیٰ اور خاتم الاولیاء کا مقام ہے۔ اگر مصری صاحب دل سے اتحاد و اتفاق کا نقطہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں ایک اس سے آسان راہ بتاتا ہوں جو یہ ہے مصری صاحب کی بات بھی مان لی جائے کہ امت محمدیہ میں اس وقت تک کامل ظلی نبی صرف مسیح موعودؑ ہی ہیں اور آپ ولایت کے انتہائی نقطہ پر بھی ضرور پہنچے ہوئے ہیں اور خاتم الاولیاء بھی ضرور ہیں مگر چونکہ آپ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہیں اس لئے کامل امتی ہونے کے لحاظ سے تو آپ کو ولایت کے انتہائی نقطہ پر پہنچا ہوا قرار دیا جائے اور نبی ہونے کے پہلو کے لحاظ سے زمرۂ انبیاء کا فرد سمجھا جائے۔ تشریعی انبیاءؑ اور مستقل انبیاء کے زمرہ کا فرد تو آپ کو پہلے سے آپ کو دونو فریق نہیں مانتے اب صرف علی الاطلاق انبیاء کے زمرہ میں داخل قرار دینے کا سوال ہے اسے یوں طے کر لیا جائے جیسا کہ اوپر بیان ہوا صوفیاء بھی مانتے ہیں نہایة الولی بدایة النبی۔ کہ ولی کی انتہا نبی کا آغاز ہے۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم جنس نبوت کا آپ کو حامل قرار دے چکے ہیں۔ پس جنس نبوت کا آپ فرد ہوئے اور جنس کے لحاظ سے زمرۂ انبیاء میں داخل ہوئے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی باوجود ان کے صدیق اور محدث ہونے کے انہیں صرف کمالات نبوت پانے کی وجہ سے زمرۂ انبیاء میں ہی داخل قرار دیا ہے۔ چنانچہ مکتوبات جلد اوّل ص۲۵۱ میں لکھتے ہیں :۔

"ایں ہر دو بزرگوار از بزرگی و کلانی در انبیاء معدود اند و بکمال ایشاں محفوف"

اور محی الدین ابن عربی نے بھی امت کے انبیاء الاولیاءؒ کا فتوحات مکیہ میں انبیاء سے الحاق قرار دیا ہے (فتوحات جلد ا ص۵۲۹ زیرہ ۵) اور فتوحات مکیہ جلد ۲ ص۹ پر مسیح موعود کے دو حشر لکھے ہیں ایک امتیوں کے ساتھ دوسرا نبیوں کے ساتھ اور مسیح موعودؑ کو خدا نے نبی اور رسول کہا ہے تو پھر اس بات کے مان لینے میں جناب مصری صاحب کو کیا عذر ہے کہ ایک لحاظ سے آپ زمرۂ انبیاء کے بھی فرد ہیں۔ جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ نبوتیں اور پیشگوئیاں یعنی لغوی نبوت کی رو سے ہی تمام انبیاءؑ علیہم السلام نبی کہلاتے رہے ہیں اسی وجہ سے مسیح موعود بھی نبی کہلاتے ہیں جو ایک پہلو سے امتی بھی ہیں تو کیوں نہ انہیں امتی کے پہلو سے امتیوں کے زمرہ میں اور نبی کے پہلو سے نبیوں کے زمرہ میں شمار کیا جائے؟ اور یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ کمال آپ کو ولائت عظمیٰ اور خاتم الاولیاء کے نقطہ پر پہنچنے کے بعد ملا ہے۔

مصری صاحب کا عذر جناب مصری صاحب اس غرض سے کہ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں کسی پہلو سے بھی داخل نہ ہو جائیں۔

"پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"

کا مفہوم یہ قرار دیتے ہیں کہ :۔

"نبی کہلانے سے مراد حضور کی یہ ہرگز نہیں کہ جو پیشگوئی کرے وہ نبی ہوتا ہے یہ الفاظ نبی کی تعریف بتانے کے لئے نہیں لائے گئے بلکہ اس امر کو واضح کرنے کے لئے لائے گئے ہیں کہ وہ پیشگوئیوں کی وجہ سے نبی تسلیم کئے جاتے ہیں اور بدیں وجہ لوگوں کے نزدیک نبی کہلانے لگ پڑتے ہیں"

(پیغام صلح ۷ نومبر ۱۹۶۲ء ص۱ - کالم ۲)

یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ نبی کہلاتے رہے حضور کی مراد یہ نہیں کہ جو پیشگوئی کرے وہ نبی ہوتا ہے محض پیشگوئی کرنے سے کوئی نبی نہیں ہو جاتا بلکہ آپ کے نزدیک آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے مطابق مصفیٰ غیب پر بکثرت اطلاع دیا جانے سے نبی بنتا ہے۔ اور تمام انبیاء نبی کہلاتے رہے سے مراد یہ ہے کہ حسب آیت لا یظہر علیٰ غیبہ الخ مصفیٰ غیب کی وجہ سے ہی وہ عند اللہ بھی نبی کہلاتے رہے اور اسی وجہ سے ماننے والے لوگوں کے نزدیک بھی بعد از دعویٰ نبی کہلاتے رہے۔ اور یہ پیشگوئیاں قبل از وقوع اور بعد از وقوع نبوت ہی تھیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام عند اللہ اور عند الناس نبی کہلاتے تھے اور یہی پیشگوئیاں پوری ہو کر "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے ماتحت لوگوں کے لئے ان انبیاء کی نبوت کا ثبوت بھی تھیں کیونکہ لوگ ان کے پورا ہو جانے پر انہیں خدا کی طرف سے نبی مان لیتے تھے۔

مصری صاحب کی تاویل کہ نبی کہلاتے رہے سے یہ مراد ہے کہ محض لوگ انہیں نبی کہنے لگ پڑتے تھے ایک رکیک تاویل ہے۔ جسے آیت لا یظہر علیٰ غیبہ رد کرتی ہے کیونکہ اس آیت کی رو سے وہ عند اللہ بھی نبی ہوتے تھے۔ پس صحیح مطلب اس فقرہ کا یہی ہے کہ اول خدا تعالیٰ کے نزدیک اور بعد میں بندوں کے نزدیک وہ انہی پیشگوئیوں کی رو سے نبی کہلاتے تھے پس اس عبارت سے ہمیں معلوم ہو گیا نبوت کی حقیقت ذاتیہ حسب منطوق آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کثرت سے مصفیٰ غیب کا پانا ہے یہی امر نبوت کی حدّ (منطقی تعریف) تعریف قائم کرنے کے لئے بمنزلہ جنس کے ہے جس کی تین انواع ہیں۔ تشریعی غیر تشریعی مستقلہ۔ غیر تشریعی ظلیہ یا امتی کی نبوت کاملہ ہیں۔ مصری صاحب لکھتے ہیں :۔

"پیشگوئیاں اصل مقصود ہوتی ہی نہیں بلکہ یہ محض اصل مقصود پر ایمان پیدا کرنے کا ذریعہ اور اسکو حاصل کرنے میں ممد ہوتی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ پس پیشگوئیوں کے ساتھ جب تک خدا کی طرف سے کوئی ہدایت نامہ نہ ہو صرف خالی پیشگوئیاں عبث ہیں"

فاضل مصری صاحب کی خدمت میں میری گذارش ہے کہ پیشگوئیوں کو نبوت کہنا اور انبیاء علیہم السلام کا ان کی رو سے نبی کہلانا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے ثابت ہو چکا ہے اور حضرت اقدس نے اس بات کی تائید میں کہ پیشگوئیاں ہی نبوت ہیں جبکہ وہ کمیت اور کیفیت میں کمال درجہ پر ہوں قرآن مجید کو بھی پیش کیا ہے اور اس پر تمام انبیاء کا اتفاق بھی قرار دیا ہے مگر میں آپ کا بیان بھی ایک حد تک درست مانتا ہوں کہ پیشگوئیاں اصل مقصود نہیں ہوتیں۔ بلکہ اصل مقصود ان سے خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان پیدا کر کے لوگوں کو اصلاح نفس کی طرف متوجہ کرنا ہوتا ہے۔ ہاں تشریعی انبیاء کو شریعت جدیدہ براہ راست ملتی ہے اور غیر تشریعی انبیاء کو بالواسطہ۔ اگر نئی شریعت کی ضرورت ہو تو پیشگوئیوں کے علاوہ نبی کو جدید شریعت بھی دیدی جاتی ہے۔ اگر نئی شریعت کی ضرورت نہ ہو تو غیر تشریعی نبی کی نبوت یعنی پیشگوئیوں کے ذریعے تشریعی نبی کی شریعت پر ایمان پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تا شریعت کا اصل مقصد پورا ہو۔ جناب مصری صاحب! آپ اپنے اوپر کے بیان میں غیر تشریعی نبی کی حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں پس یہ ایک غلطی ہے جس میں آپ خود بھی مبتلا ہیں اور دوسروں کو بھی مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو راہ ہدایت پر گامزن کرے کیونکہ آپ بہت کچھ جانتے ہوئے بھی اب بہت کچھ فراموش کر رہے ہیں۔

غیر تشریعی نبی ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء کے مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کی جو تعریف لکھی ہے اس میں نبوت کی دو قسمیں ہی بیان ہوئی ہیں چنانچہ ایک قسم کے لئے کامل شریعت لانا یا بعض احکام کو منسوخ کرنا لکھا ہے یہ تشریعی نبوت ہے اور دوسری قسم غیر تشریعی کا ذکر اس کے بعد ان الفاظ میں کیا ہے کہ یا ایسی دوسری قسم نبی کی امت نہیں کہلاتے اور بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا سے تعلق

سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کا حق ہے

ملازمین حضرات کے لئے نیک مثالیں

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی ہیڈ مسٹرس صاحبہ مکرمہ مسز قدیر ارشاد صاحبہ ۱۰/- روپیہ ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

"اپنی سالانہ ترقی زیر تعمیر مسجد میں ارسال کر رہی ہوں وصول فرما کر ممنون فرمائیں"۔ جزاھا اللہ تعالیٰ

اسی طرح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر تعلیمی ادارہ جات اس ضمن میں نیک مثالیں قائم کر رہے ہیں۔ ملازمین حضرات ان سے فائدہ اٹھائیں۔ سالانہ ترقی دراصل مساجد ممالک بیرون کا حق ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

انصار اللہ اور بقایا جات

گذشتہ سال کے بقایاجات سے متعلقہ مجالس کو فرداً فرداً اطلاع دی جا چکی ہے۔ امید ہے مجالس کے عہدیداران اور دوسرے سب اراکین اس طرف خصوصی توجہ مرکوز رہے ہوں گے۔ تاکہ جہاں سال رواں میں کوئی گذشتہ بقایا باقی نہ رہے وہاں مشخصہ بجٹ کی بھی سو فیصدی وصولی ہو جائے اور اس طرح انصار اللہ اپنے سال سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے۔

نائب قائد مال

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نام	رقم	نام	رقم
حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۵۰/-	مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب ایم اے چندر شاہی ضلع سیالکوٹ	۲۰/-
" سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ معہ عزیز شعیب احمد صاحب	۶۰/-	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۱۴۷/-
		لجنہ اماء اللہ کراچی " "	۲۷/-
عزیز طاہر احمد ابن مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال ربوہ	۱۶/۲۹	مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری کراچی	۴۰۰/-
کارکنان دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ	۳۹/۱۲	" بشیر احمد صاحب ظفر آباد خادم سندھ	۶۰/-
مکرم قادر بخش خان صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰/-	" محمد علی " عینو والی ضلع سیالکوٹ	۵/-
" احمد صادق صاحب ایسٹ پاکستان	۵/-	احباب احمدیہ لدھر کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم فضل حق صاحب	۶/-
" ڈاکٹر شریف احمد " دارالرحمت شرقی ربوہ	۵/-		
محترمہ مس قدسیہ شاہ صاحبہ بنت حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب	۵/-	" لائل پور بذریعہ مکرم شیخ محمد یوسف "	
مکرم الطاف احمد صاحب مردان (سرحد)	۲۰/-	" واہ کینٹ بذریعہ مکرم سرفراز علی "	۱۶/-
" منیر احمد خاں " دارالنصر غربی ربوہ	۵/-	مکرم سید عبدالوحید صاحب کھلنا مشرقی پاکستان	۵/-

وکیل المال تحریک جدید

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

فیاض محمد خان صاحب کرمانی پروپرائٹر فیاض ٹی سٹال غلہ منڈی ربوہ کا نکاح ہمراہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت میاں عمر الدین صاحب مرحوم سکنہ دارالرحمت وسطی ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۲ مارچ بروز ہفتہ دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے مقامی احباب نے شرکت کی۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

سید محمد سلیمان شاہ دفتر "الفرقان" ربوہ

ایک مخلص بھائی کیلئے دعا کی درخواست

مکرم صوبیدار میجر بہادر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب لاہور چھاؤنی سے برائے تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) مبلغ تین صد روپیہ کا عطیہ ارسال فرماتے ہیں۔ احباب جماعت سے دعاؤں کے متمنی ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف بہت عمر رسیدہ ہیں اور آجکل آپ کی صحت خراب رہتی ہے۔ قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل دیکر اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید

پتہ مطلوب ہے

۱۔ "مجھے صوفی محمد مصطفیٰ صاحب کابلی (جن کے مضامین ماہنامہ تندرستی جالندھر شہر میں شائع ہوتے تھے) کے موجودہ پتہ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر کسی بھائی کو معلوم ہو تو اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔" (حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب والجراحت دواخانہ فضل۔ بیت المخدوم میانی سرگودھا)

۲۔ (MAJOR) میجر خواجہ منیر احمد صاحب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے اس ADDRESS پر مجھے اطلاع دیں۔

(ملک) منصور احمد ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر خیرپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۱۱-۱/۶ جو سلسلہ کے نہایت مخلص خادم ہیں۔ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بغرض علاج مشن ہسپتال منٹگمری میں داخل ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ علی احمد اکاؤنٹنٹ (فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار منور احمد متعلم جامعت ششم گوجرانوالہ)

۳۔ میرے والد میاں اللہ دتہ صاحب جو کہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں ۱½ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور نہایت ہی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد صادق از لاہور

۴۔ موضع سونگیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ایک نو احمدی دوست نور احمد صاحب سکول ماسٹر اور ان کا سارا خاندان آج کل بڑی تکلیف میں ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ اور ان کی جملہ مشکلات دور فرمائے۔

خاکسار ملک غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ

۵۔ میرے بھائی میاں محمد سعید صاحب کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ درخواست دائر ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

ملک صفی اللہ خان لیباریٹری اسسٹنٹ ریلوے روڈ لاہور

۶۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عزیز حسین صاحب ہیڈ ماسٹر پھالیہ نے اپنی بچی کی کامیابی کی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ نیز ان کے بڑے لڑکے کے ہاں کافی عرصہ سے اولاد نہیں ہوتی۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بچی کی کامیابی مبارک کرے اور ان کے لڑکے کو نیک اولاد عطا فرمائے (مینیجر الفضل)

۷۔ خاکسار کی ہمشیرہ جہلم میں بیمار ہے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی گوجرانوالہ)

تصحیح

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب کا ایک قیمتی مضمون "وادی بکہ میں خدا کا پہلا گھر" الفضل مورخہ ۲۳ فروری میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک جگہ لکھا ہے "بکا ایک قسم کا بلسان کا پودہ ہے جس کے لئے خشک زمین موزوں نہیں" یہاں "موزوں نہیں" کی بجائے "موزوں ہے" پڑھا جائے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

دعائے نعم البدل

میرا چچا زاد بھائی لئیق احمد ڈیڑھ سال بروز ہفتہ ۲ مارچ کو وفات پا گیا ہے۔

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

محمد صدیق رحمٰن بلڈنگ مغلپورہ لاہور شالامار لنک روڈ

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار چوہدری شکر اللہ
ایف بی اے قاسم
فورٹ منورہ کراچی نمبر ۱

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• ڈھاکہ ۷ مارچ- صدر ایوب نے کہا ہے کہ آئندہ بیرونی امداد کی نصف رقم مشرقی پاکستان پر صرف کی جائے گی- آپ کل ڈھاکہ پہنچنے کے بعد ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے- صدر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ تاثر درست نہیں کہ مشرقی پاکستان کو غیر ملکی امداد میں سے بہت کم حصہ دیا گیا ہے- مرکزی حکومت مشرقی پاکستان کی اقتصادی ترقی پر بھاری رقم خرچ کر رہی ہے اور آئندہ بھی جس قدر رقم کی ضرورت ہوگی وہ فراہم کی جائے گی صدر نے دونوں صوبوں میں اقتصادی مساوات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں جو کچھ ہوا اس کا تعلق ان کی حکومت سے نہیں ہے لیکن اب مشرقی پاکستان کو ضروری امداد دی جائے گی-

• کراچی ۷ مارچ مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے ڈھاکہ کے اجلاس میں ملک کی خارجہ پالیسی پر بحث ہوگی اس کے علاوہ آٹھ سرکاری بل اور آئین میں ترامیم کی تجاویز پیش کی جائیں گی- وزیر قانون نے کہا کہ قومی اسمبلی کے ارکان نے پانچ قرارداد اور دستورہ تحریکاتِ التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے- وزیر قانون نے کہا کہ سابق ججوں کو پریکٹس کی اجازت دینے، ضابطہ دیوانی کے دو آرڈیننس منسوخ کرنے اور سارے پاکستان میں فلموں کا یکساں طریقہ اختیار کرنے کے بل حکومت کی جانب سے اسمبلی میں پیش ہوں گے-

• لاہور ۷ مارچ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے کل یہاں کہا کہ حکومت آئندہ سال گندم کی خریداری خود کرے گی-

ملک قادر بخش نے جو اسمبلی چیمبرز میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے مزید کہا کہ ابھی تک قیمت خرید کا تعین نہیں کیا جا سکا ہے لیکن اس سلسلے میں کاشت کاروں کے مفاد کو پیش نظر رکھا جائے گا- وزیر خوراک نے کہا کہ اس سے قبل بھی حکومت نے سرکاری خریداری کا فیصلہ کیا تھا مگر خریداری بروقت نہ ہو سکی تھی اور صرف چند بڑے زمینداروں کی گندم ہی حاصل کی جا سکی تھی- اس بار سرکاری خریداری بروقت شروع کی جا رہی ہے تاکہ عام کاشت کاروں کو بھی اس سے فائدہ پہنچ سکے اور قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو بھی ختم کیا جا سکے-

• روم ۷ مارچ- پاکستان کا اقتصادی مشن یونان سے بذریعہ طیارہ کل رات یہاں پہنچ گیا- وفد یہاں تین روز قیام کرے گا اور اٹلی کے حکام کے ساتھ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون سے متعلق بات چیت کرے گا- پاکستانی وفد کے ارکان پروگرام کے مطابق اٹلی کے وزیر بیرونی تجارت لیوگی پیریٹی اور وزیر امور سرکاری صنعت مسٹر جیورجی سے ملاقات کریں گے- وفد کی قیادت منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین مسٹر سعید حسن کر رہے ہیں-

• کھٹمنڈو ۷ مارچ- نیپال اور بھارت کی حکومتیں چھوٹے چھوٹے باہمی اختلافات کو آئندہ فراخدلانہ بات چیت کے ذریعے طے کریں گی- اس امر کا اظہار کل رات یہاں بھارت اور نیپال کی جانب سے جاری کئے گئے مشترکہ اعلامیہ میں کیا گیا ہے- یہ اعلامیہ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری کے دورہ نیپال کے اختتام پر جاری کیا گیا ہے-

مسٹر شاستری نے چار روز نیپال میں قیام کیا اور اس دوران میں شاہ مہندرا کے ساتھ تین ملاقاتیں کیں- انہوں نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ان کے دورہ سے دونوں ملکوں کے دوستانہ فضا پیدا ہو گئی ہے اور اس دورہ کی بنیاد پر دونوں ممالک کے درمیان پیدا شدہ کشیدگی اور اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی-

• لندن ۷ مارچ برطانوی فلسفی لارڈ برٹرینڈ رسل نے اسرائیل کی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ان فلسطینی مہاجرین کو جو اسرائیل میں دوبارہ آباد ہونے کے خواہشمند ہیں اسکی اجازت دے اور ان کی آبادکاری میں انہیں مدد دے اور جو فلسطینی مہاجرین اسرائیل واپس آنے پر رضامند نہیں ہیں انہیں اسرائیل کی حکومت معاوضہ ادا کرے-

• لندن ۷ مارچ- کمیونسٹ ممالک عراق کو وہ سامان مہیا کرنا بند کرنے پر غور کر رہے ہیں جو عبدالکریم قاسم کے دور میں عراق حاصل کرتا تھا یہ اقدام کمیونسٹوں کے قتل عام کی بنا پر تجویز کیا گیا ہے کمیونسٹ حکومتوں نے عراقی کمیونسٹوں کے قتل عام پر عراقی حکومت سے احتجاج بھی کیا ہے

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

(بقیہ صفحہ ۵)

یہ دوسری قسم کا نبی جو اس عبارت میں بیان ہوا ہے شریعت جدیدہ نہیں لاتا بلکہ وہ ایک پہلے صاحب شریعت رسول کی شریعت کے تابع ہوتا ہے اور اس کی شریعت کی نگرانی اور حفاظت کے لئے آتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء بنی اسرائیل کا حال تھا جو کوئی شریعت جدیدہ نہیں لاتے تھے بلکہ تورات کے تابع ہوتے تھے اور تورات کی تعلیم کی رو سے بنی اسرائیل کے لئے حکم ہوتے تھے- اور تورات کی ہی نگرانی اور حفاظت کا کام ان کے سپرد تھا جیسا کہ آیت انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شھداء (مائدہ ع۷) سے ظاہر ہے- یعنی بے شک ہم نے تورات کو نازل کیا تھا جس میں ہدایت و نور تھا اور اس کے ذریعہ بہت سے نبی جو خدا تعالیٰ یا تورات کے فرمانبردار تھے یہودیوں کے لئے (معاملات شرعیہ) میں حکم تھے اور ربانی اور عالم لوگ بھی اس وجہ سے کہ ان سب سے کتاب اللہ (تورات) کی حفاظت طلب کی گئی تھی اور وہ اس پر (یعنی تورات کے سچا ہونے پر) گواہ تھے-

یہ آیت اس بات پر روز روشن کی طرح دلیل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ انبیاء جو بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے وہ سب تورات کی شریعت کے تابع تھے اور اپنی کوئی الگ الگ شریعت نہیں رکھتے تھے- ہاں وہ اپنی وحی کے ذریعہ وہ تبشیر و انذار کر کے لوگوں کے دلوں میں تورات پر ایمان پیدا کرتے تھے اور اس طرح شریعت تورات کے قیام سے اس شریعت کی حفاظت کرتے تھے-

پس غیر تشریعی نبوت اور اس کی وحی کی اہمیت اور ضرورت کو کامل شریعت کی موجودگی میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا- اور النبوۃ تو قرآن مجید کے رو سے شریعت سے الگ حقیقت ہی قرار دی گئی ہے- چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ

(آل عمران ع ۸)

اس آیت میں الکتاب (شریعت) اور الحکم (حکومت) اور النبوۃ کو تین الگ الگ امور قرار دیا گیا ہے- اسی لئے ان کا ایک دوسرے پر عطف کیا گیا ہے- پس النبوۃ شریعت اور حکومت کے علاوہ ایک اور حقیقت ہے- ہاں یہ شریعت اور حکم کے ساتھ اکٹھی بھی پائی جا سکتی ہے اور الگ بھی-

خذ ھذا ولا تکن من الغافلین

اعلان نکاح

برادرم عبدالرشید صاحب افریقی ولد میاں نظام الدین صاحب مرحوم آف جسونت بلڈنگ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ نسیم بنت مکرم محمد اسمٰعیل صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۸/۲/۶۳ بعد نماز جمعہ مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب نے پڑھا-

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین و سلسلہ کے لئے مبارک کرے آمین-

(عزیزہ تبسم جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ میرے بڑے بھائی حشمت علی صاحب ایم- اے ایل ایل- بی سیکشن آفیسر وزارت داخلہ راولپنڈی کے ہاں پہلی لڑکی امۃ الحی کے بعد دوسرا بچہ عنایت فرمایا ہے جو بابو غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ملازم آرڈیننس ڈپو کا پوتا اور حاجی اللہ بخش صاحب کا نواسہ ہے- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچہ کا نام انور علی تجویز فرمایا ہے- یہ بچہ ۱۳ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات لاہور میں پیدا ہوا-

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے بچہ کی صحت- درازی عمر اور خادم دین- مخلص احمدی ہونے کے لئے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے-

(بشارت احمد- گلی ۶۴ مکان ۱۹ پانا دھرم پورہ لاہور ۱۵)

پاک چین معاہدہ بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا

ایک ہمسایہ ملک کے ساتھ معاہدہ کر کے پاکستان نے کوئی جرم نہیں کیا۔ (بھٹو)

کلکتہ ۸ مارچ۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے گزشتہ روز یہاں کہا کہ چین کے ساتھ سرحدی معاہدہ پر دستخط کر کے پاکستان نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو۔ ہوائی اڈہ پر مختصر قیام کے دوران جناب بھٹو نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ مجھے اخبارات کی ان اطلاعات پر بڑا دکھ ہوا ہے جن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان بڑے عزائم رکھتا ہے۔ جناب بھٹو نے کہا کہ چین ہمارا ہمسایہ ملک ہے اس ملک کے ساتھ ہماری سرحد ملتی ہے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ سرحدی معاہدہ کر کے ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے تنازعہ کشمیر پر کلکتہ میں شروع ہونے والے پاک بھارت مذاکرات کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی معاہدہ میں ہم نے یہ شق شامل کی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کشمیر پر سمجھوتہ کے بعد اس ملک کو بات چیت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ جس کا علاقہ پر قبضہ ہوگا۔ جناب بھٹو نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھارت نے معاہدہ کی اس شق پر غور نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے چین کے ساتھ سرحدی سمجھوتہ کر کے بھارت پر چین کے حملہ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ جناب بھٹو نے اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ پاکستان چین کے ساتھ سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے بعد جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم سیٹو سے علیحدہ ہو جائے گا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ معاہدہ سے اس طرف کوئی اشارہ نہیں ہوتا۔

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس آج شروع ہو رہا ہے

لاہور ۸ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں کی صدارت میں صوبائی کابینہ نے کل دن بھر سے زائد مسودہ ہائے قانون اور آرڈیننسوں کی منظوری دے دی۔ یہ مسودہ ہائے قانون صوبائی اسمبلی کے کل سے شروع ہونے والے اجلاس میں پیش کئے جانے ہیں۔ کابینہ کا اجلاس چار گھنٹہ جاری رہا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبائی اسمبلی میں آئندہ ہفتے کے دوران فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کا ترمیمی قانون پیش کیا جائے اور آخری گھنٹے میں سپیکر کی منظور شدہ تحریک ہائے التواء پر بحث کی جایا کرے گی۔ ہر جمعرات کے روز اسمبلی کے نجی امور سرانجام دئے جائیں گے۔ اجلاس کے پہلے روز حکومت کی طرف سے وضع شدہ چھ آرڈیننس ایوان کی منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

پاکستان مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھے گا

وزیر خارجہ بھٹو کا بیان

ڈھاکہ ۸ مارچ۔ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے پاکستان کشمیر کے متعلق کلکتہ کے مذاکرات کے بعد ایک اور پانچویں وزارتی کانفرنس کے انعقاد پر رضامند ہے۔ بشرطیکہ کلکتہ کی بات چیت میں اس جھگڑے کے تصفیہ کے سلسلہ میں کچھ ترقی ہو۔ انہوں نے ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ بات چیت میں پوری طرح کشادہ دل ہے۔

زیادہ سود وصول کرنیوالے سودخوروں کیخلاف اقدام

لائل پور ۸ مارچ۔ ضلعی انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے سودخوروں کو لائسنس نہ دیے جائیں جو قرضہ لینے والوں سے بہت زیادہ شرح پر سود وصول کرتے ہیں۔ لائسنس یافتہ سودخوروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے لائسنسوں کی تجدید کے وقت لین دین سے متعلق رجسٹر پیش کریں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے سودخوروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

پاکستان بحریہ کے نئے جہاز کا معائنہ

کراچی ۸ مارچ۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل اے آر خان کی دعوت پر امریکی سفیر مسٹر والٹر میکنا گھی نے کل پاکستانی بیڑہ کے نئے پی این ایس مومن کا معائنہ کیا "مومن" سرنگیں صاف کرنے والا نیا اور جدید ترین جہاز ہے۔

جامعہ احمدیہ میں ایک اہم لیکچر

"مورخہ ۱۱ مارچ بروز پیر پونے ایک بجے جامعہ احمدیہ کے ہال میں محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل "فکر و نظر کی عادت" کے موضوع پر لیکچر دیں گے احباب اس جلسہ میں شامل ہو کر مستفید ہوں"

(الامین للجمعیۃ العلمیہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۳ء بروز بدھ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب صدر محلہ دارالرحمت غربی نے اپنے فرزند مبشر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ان کی شادی مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ہشت نگری گیٹ پشاور کی صاحبزادی ڈاکٹر بشریٰ زرین صاحبہ سے ہوئی ہے۔

دعوت ولیمہ میں متعدد علماء کرام اور بہت سے دیگر مقامی احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کی اجتماعی دعا کرائی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (منیجر الفضل)

اسلام نے دنیائے مذہب کی عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کا لیکچر

ربوہ۔ مولانا محمد حنیف صاحب ندوی رکن ادارہ "ثقافت" لاہور نے مورخہ ۳ مارچ کو یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام محض ایک نظریۂ حیات ہی نہیں بلکہ اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام مذاہب کا محسن اعظم بھی ہے۔ مولانا موصوف مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کی ایک خصوصی تقریب میں "اسلام کے دیگر مذاہب پر احسانات" سے متعلق اظہار خیال فرما رہے تھے۔

آپ نے کہا کہ اسلام نے دنیائے مذہب کی تین لحاظ سے شاندار خدمت سرانجام دی ہے۔ اول مذہب میں افراط و تفریط کو ختم کر کے اس میں توازن پیدا کیا دوم مذہب کی ارتقائی منازل کی انتہائی کڑیوں کی نشاندہی کر کے مذہب میں نکھار پیدا کیا۔ سوم مذہب میں بعض تصورات کو بگاڑ دیا گیا تھا۔ اسلام نے ان کی اصلاح کی۔

اول الذکر احسان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام سے قبل کائنات کے متعلق دو انتہائی نظریات پائے جاتے تھے ایک طرف یہود تھے۔ جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا واحد مطمح نظر بنا رکھا تھا۔ دوسری طرف عیسائیت تھی جس نے فطری تقاضوں کو نظر انداز کر کے رہبانیت کو جنم دیا۔ اسلام نے ان ہر دو خطرناک انتہاؤں کا خاتمہ کر کے مذہب کو توازن بخشا اور دنیا سے بہرہ اندوز ہونے کا ایسا انداز بتایا کہ اس سے بیک وقت دنیا کی مسرتیں بھی حاصل ہو سکتی ہیں۔ اور عقبیٰ بھی سنور سکتی ہے۔ اسلام نے آکر زندگی کی ہر کیفیت کو عبادت کے رنگ میں ڈھالا۔

دنیائے مذہب کے دوسرے عظیم الشان احسان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اسلام نے مذہب کی ارتقائی منازل کی انتہائی کڑیوں کی نشاندہی کر کے اس میں نکھار پیدا کر دیا ہے۔ آپ نے اس ضمن میں یہود و نصاریٰ کے اللہ تعالیٰ کے تصور کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا ان کے نزدیک ایک قومی ہیرو سے بڑھ کر مرتبہ نہ پا سکا اور سینٹ پال کی "تثلیث" کا معمہ تو آج تک حل نہیں ہو سکا۔ آپ نے کہا کہ اسلام نے آکر بتایا کہ ذات باری کی انتہائی ارتقائی منزل "توحید" کے تصور میں ہے۔ وہ ایسا مجرد ہے کہ انسانی نظر کے سامنے اس کی مثال ہی نہیں۔ لیکن توحید و تفرید کے اس تنزیہی تصور کو عملی طور پر مفید بنانے کے لئے فرمایا "اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" کہ اسلام کا خدا گونگا بہرہ نہیں۔ بلکہ سمیع و مجیب ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ دنیائے مذہب پر اسلام کا تیسرا بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے بعض بگڑے ہوئے تصورات کی تصحیح کی۔ آپ نے تصور نبوت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ مذہب کے اہم تصور کا مطلب صرف اس قدر رہ گیا تھا کہ ہر وہ شخص جو الٹی سیدھی پیشگوئی کر لیتا ہے وہ نبی ہے حتیٰ کہ ادنیٰ اخلاق کی پابندی بھی اس کے لئے ضروری نہ سمجھی گئی تھی۔ اسلام نے نبوت کے اس سستے معیار کو رد کرتے ہوئے بتایا کہ نبی اللہ تعالیٰ سے براہ راست فیض یافتہ ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ "اعلیٰ خیر" کی جستجو میں رہتا ہے۔ ہاں بعض اوقات انبیاء کا اجتہاد ایسے خیال کا حامل ہو جاتا جو ادنےٰ خیر میں شامل ہو۔ ممکن ہے۔ بہر حال نبی کا مقام ایک عام صالح مومن انسان سے بہت ہی بلند ہوتا ہے

آپ کی اس خیال افروز تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ ازاں بعد اجلاس ہذا کے صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس برخاست ہوا۔

(مرتبہ رشید احمد جاوید جنرل سیکرٹری مجلس ارشاد)

درخواست دعا

میرے ماموں زاد بھائی عبدالکبریا صاحب ابن مکرم عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ پچھلے دنوں ٹرین سے گر کر شدید زخمی ہو گئے تھے اور ان کا بایاں بازو کٹ گیا تھا۔ وہ گوجرانوالہ ہسپتال میں داخل ہیں اور خون بہت زیادہ بہہ جانے کے باعث بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحم سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔

(مودود احمد خان [illegible])

خواہشمند طلبہ کیلئے ضروری اطلاع

ایف۔اے فرسٹ ایئر و سیکنڈ ایئر کے طلبا و طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پہلی مارچ سے انگلش کی کوچنگ کلاسز شروع ہو چکی ہوتی ہیں طالبات کے لئے پردے کا معقول انتظام ہے۔ نیز وہ طلباء اور طالبات جو میٹرک اور ایف۔اے کے امتحان ماہ ستمبر میں دیں گے ان کی ٹیوشن کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ الغرض تمام طلبا اور طالبات انگریزی میں کوچنگ حاصل کرنے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

سید عبدالجلیل ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

دارالصدر ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵